حضور تاج الشریعہ کے منتخب اشعار پر
ڈاکٹر محمد حسین مشاہد کی تشطیرات

تشطیراتِ بخشش برسفینۂ بخشش



ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی





حضور تاج الشریعہ کے منتخب اشعار پر
ڈاکٹر محمد حسین مشاہد کی تشطیرات

تشطیراتِ بخشش بر سفینۂ بخشش



ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی



Taj-Ush-Shariah Foundation,
Karachi, Pakistan
0092 334 3247192 - bagheraza@yahoo.com
huzoortajushshariah.blogspot.com
www.facebook.com/huzoortajushshariah

ابتدائیہ

پیشِ نظر رسالہ ''تشطیر اتِ بخشش'' اردو شاعری کی ایک غیر معروف صنعت 'صنعتِ تشطیر'' پر مشتمل ہے۔ ''تشطیر'' کے لغوی معنیٰ 'چیرنا' ہے۔ اصطلاحِ ادب میں جب شاعر کسی شعر کے دو مصرعوں کے بیچ میں موضوع سے ہم آہنگ مزید دو تضمینی مصرعوں کا اضافہ کرتا ہے تو اُس صنعت کو 'صنعتِ تشطیر'' کہتے ہیں۔ مثلاً:

''اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے''
دور دامن فکر کا از دست ہے
کام تیرا عام ہو ہی جائے گا
''دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا''

مذکورہ بالا مثال میں اعلاحضرت امام احمد رضا محدثِ بریلوی کے مشہور و معروف شعر۔

''اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا''

کے دونوں مصرعوں کے درمیان دو تضمینی مصرعوں کا اضافہ کر کے ''تشطیر'' کا عمل کیا گیا ہے۔

''تشطیر اتِ بخشش'' میں محترم جناب ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی حفظہُ اللہ نے حسان الہند امام احمد رضا محدثِ بریلوی، اُن کے صاحب زادے مفتیِ اعظم علامہ مصطفی رضا نوریؔ بریلوی قدس سرہما اور اپنے مرشدِ گرامی جانشینِ مفتیِ اعظم حضور علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری میاں دام ظلہٗ العالی کے چالیس چالیس اشعار میں اس صنعت کا استعمال بڑی مہارت اور سلیقہ مندی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ جن کے اندر خیالات کی

ندرت، جذبے کا تقدس، افکار کی بلندی اور شعریت کی جھلکیاں نمایاں ہیں۔ ہم وزن، ہم قافیہ، ہم رنگ اور ہم مضمون خیال کو ایک ساتھ برتنا کتنا مشکل کام ہے یہ مُشاہدؔ رضوی ہی جان سکتے ہیں۔

کسی زمین پر کوئی شعر کہہ دینا اتنا دِقت طلب نہیں جتنا کسی مخصوص وزن و قافیہ کی رعایت کے ساتھ موضوع و خیال کی ہم آہنگی کا التزام کرتے ہوئے کوئی شعر قلم بند کرنا ہے اور مُشاہدؔ رضوی نے اس مشکل ترین سفر کو کامیابی کے ساتھ مکمل کیا ہے ؎

"تیری نسل پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا"
تیرے صدقے پالیا سب نے خزینہ نور کا
ہر گل تر نور کا ہر ذرّ ذرّہ نور کا
"تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا"

ڈاکٹر صاحب کی یہ کاوش جہاں ادبی اعتبار سے انوکھی ہے وہیں ان کی اپنے مرشد، مفتی اعظم اور سرکار اعلیٰ حضرت سے والہانہ محبت وعقیدت کا ثبوت بھی ہے۔ اللہ رب کریم ڈاکٹر صاحب مزید ہمت، قوت، برکت اور رفعت عطا فرمائے۔ آمین

محمد دانش احمد اختر القادری

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن، کراچی، پاکستان 19/10/2013

---

① یہ ابتدائیہ اصل کتاب کا حصہ نہیں، حضور تاج الشریعہ کے نام سے معنون فیس بک پیج (facebook page) www.facebook.com/huzoortajushshariah اور بلاگ huzoortajushshariah.blogspot.com کے لئے حضور تاج الشریعہ کے کلام علیحدہ اشاعت کے لئے تشطیرات بخشش میں شامل ڈاکٹر صاحب کی خود نوشت اور مفتی توفیق احسن برکاتی کے تاثراتی

مضمون سے ماخوذ ہے۔

http://www.scribd.com/doc/93218869/Tashtirat-E-Bakhshish

مکمل تشطیرات بخشش کے مطالعے کے لئے مندرجہ بالا لنک پر جائیں

جانشینِ مفتیِ اعظم علامہ اختر رضا قادری ازہری میاں قبلہ کے اشعارِ آب دار پر تشطیرات

''داغِ فرقتِ طیبہ قلبِ مضمحل جاتا''☆
آرزوؤں کا صحرا باغ بن کے کھل جاتا
حاضری کا غم میرے دل سے مُستقل جاتا
''کاش گنبدِ خضرا دیکھنے کو مل جاتا''

☆

''مہ و خورشید و انجم میں چمک اپنی نہیں کچھ بھی''
ہے ہر سو روشنی جاری ، انھیں کے روے تاباں کی
مٹیں جو ظلمتیں ساری ہے صدقہ ان کی رحمت کا
''اُجالا ہے حقیقت میں انھیں کی پاک طلعت کا''

☆

☆حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کا کلام سرخ رنگ سے واضح کیا گیا ہے۔

''عفو و عظمتِ خاکِ مدینہ کیا کہیئے''
علو و رفعتِ خاکِ مدینہ کیا کہیئے
کہاں سے رتبہ کبھی اِس سے اعلا پائے فلک
''اسی تراب کے صدقے ہے اعتدائے فلک''



''ستم سے اپنے مٹ جاؤگے تم خود اے ستم گارو!''
فقط ہے چار دن کی چاندنی سُن لو جفا کارو!
تمہارا نام تک بھی ہوگا نہ کچھ کوے سرور میں
''سنو! ہم کہہ رہے ہیں بے خطر دورِ ستم گر میں''



''بناتے جلوہ گاہِ ناز میرے دیدہ و دل کو''
قرار آتا یقیناً اس طرح سے قلبِ بسمل کو
وہ رہتے دیدۂ تر میں تو رہتے قلبِ مضطر میں
''کبھی رہتے وہ اِس گھر میں کبھی رہتے وہ اُس گھر میں''



''ڈوبے رہتے ہیں تری یاد میں جو شام و سحر''
نغمۂ نعت سجے رہتے ہیں جن کے لب پر
غم و آلام سے لوگوں کو بچا جاتے ہیں
''ڈوبتوں کو وہی ساحل سے لگا جاتے ہیں''

''دشتِ طیبہ چھوڑ کر میں سیرِ جنت کو چلوں''
خارِ طیبہ لے کے میں گل کی تمنا کیوں کروں
کون کہتا ہے کہ ایسی آگہی اچھی نہیں
''رہنے دیجئے شیخ جی دیوانگی اچھی نہیں''



''خاکِ طیبہ کی طلب میں خاک ہو یہ زندگی''
خاکِ طیبہ میں فنا ہونے کی ہے خواہش مری
اُس کو بِن دیکھے جہاں کی ہر خوشی اچھی نہیں
''خاکِ طیبہ اچھی اپنی زندگی اچھی نہیں''



''طوقِ تہذیبِ فرنگی توڑ ڈالو مومنو!''
اس میں اپنی زندگی ہرگز نہ ڈھالو مومنو!
حق کے متوالو! سنو یہ زندگی اچھی نہیں
''تیرگی انجام ہے یہ روشنی اچھی نہیں''



''دامنِ دل جو سوئے یار کھنچا جاتا ہے''
اک تصور سے ہی روضہ کے مزا آتا ہے
مجھ پہ سوغاتِ کرم اُس نے لٹایا ہوگا
''ہو نہ ہو اس نے مجھے آج بُلایا ہوگا''

''دل کا ہر داغ چمکتا ہے قمر کی صورت''
شامِ غم تاباں ہوئی نوری سحر کی صورت
کہکشاں سے ہے سِوا اُن کے بیانات کی رات
''کتنی روشن ہے رُخِ شہ کے خیالات کی رات''



''جس کی تنہائی میں وہ شمعِ شبستانی ہے''
اُس کا ہر تارِ نَفَس مثلِ قمر نورانی ہے
وہ تو کہلاتی ہے انوار کے برسات کی رات
''رشکِ صد بزم ہے اُس رندِ خرابات کی رات''



''اک اشارے سے کیا شق ماہِ تاباں آپ نے''
پل میں لوٹایا ہے خورشیدِ درخشاں آپ نے
پتھروں نے دی گواہی اے مرے جانِ جمال
''مرحبا صد مرحبا صلِ علیٰ شانِ جمال''



''حاسدانِ شاہِ دیں کو دیجیے اخترؔ جواب''
اُن کی سیرت کا ورق روشن ہے مثلِ ماہ تاب
حشر کے دن دیکھ لینا کیسی ہے شانِ جمال
''درحقیقت مصطفیٰ پیارے ہیں سلطانِ جمال''

''نور کے ٹکڑوں پہ اُن کے بدر و اختر بھی فدا''
ہورہا ہے اُن پہ وہ سدرہ کا شہ پر بھی فدا
رشکِ مہر و ماہ و اختر ہیں سراسر ایڑیاں
''مرحبا کتنی ہیں پیاری اُن کی دل بر ایڑیاں''



''یاخدا! تاوقتِ رخصت جلوہ افگن ہی رہیں''
سختیٔ خورشیدِ محشر سے حفاظت بھی کریں
تیرے پیارے کی خدایا! مہرِ انور ایڑیاں
''آسمانِ نور کی وہ شمسِ اظہر ایڑیاں''



''جہاں کی بگڑی اسی آستاں پہ بنتی ہے''
ہر اک کو نعمتِ دارین اُن سے ملتی ہے
جو ان کے در پہ مٹوں کام یاب ہوجاؤں
''میں کیوں نہ وقفِ درِ آں جناب ہوجاؤں''



''تپش مہرِ قیامت کو سہیں ہم کیسے''
سوچتے ہیں کہ اِس دل سے مٹیں غم کیسے
سایۂ گیسوے رحمت مرے آقا دے دو
''اپنے دامانِ کرم کا ہمیں سایا دے دو''

''نہیں جچتی جنت بھی نظروں میں ان کی''
پسند اُس کو گل کی نہ کچھ تازگی بھی
کہ جو ہوگیا ہے نثارِ مدینہ
''جنھیں بھا گیا خارزارِ مدینہ''



''گردشِ دور نے پامال کیا مجھ کو حضور''
غم و آلام سے میں ہوگیا آقا رنجور
گنبدِ سبز دکھاؤ تو بہت اچھا ہو
''اپنے قدموں میں سلاؤ تو بہت اچھا ہو''



''ہر گل گلِستاں معطّر ہے''
باغِ خلدِ بریں معنبر ہے
عرقِ پاکِ شہِ مدینے سے
''جانِ گل زار کے پسینے سے''



''بارگاہِ خدا میں کیا پہنچے''
اس پہ فضل خدا بھی کیا برسے
دور جو ہوگیا مدینے سے
''گر گیا جو نبی کے زینے سے''

"یہ کس کے دم سے ملی ہے جہاں کو تابانی"
زمانہ کس کے کرم سے ہوا ہے نورانی
اُجالا پھیلا ہر اک سمت نورِ آقا سے
"مہ و نجوم ہیں روشن منارِ طیبہ سے"



"جو ہیں مریضِ محبت یہاں چلیں آئیں"
کہ چارہ گر سے ہر اک درد کی دوا پائیں
کبیدہ ہوں نہ کبھی بھی ستم کے دریا سے
"صدا یہ آتی ہے سُن لو مزارِ مولا سے"



"میں تو ہوں بلبلِ بُستانِ مدینہ اخترؔ"
زینتِ شمعِ شبستانِ مدینہ اخترؔ
شوق ہیں شاہِ مدینہ کی صفت آرائی کے
"حوصلے مجھ کو نہیں قافیہ آرائی کے"



"کس کو سنائیے گا یہاں غم کی داستاں"
ہے کون جو کرے گا مداوائے غم یہاں
جتنے تھے سب رفیق ہمارے ، بدل گئے
"جو غم میں ساتھ دیتے وہ سارے بدل گئے"

"درِ احمد پہ اب میری جبیں ہے"
مجھے بخشش کا اب اپنے یقیں ہے
تصور میں مرے وہ دل نشیں ہے
"مجھے کچھ فکرِ دوعالم نہیں ہے"



"پی کے جو مست ہوگیا بادۂ عشقِ مصطفےٰ"
ہر ایک سے بلند تر رتبہ اُسے تو مِل گیا
حاصل اُسے بقا ہوئی اُلفت میں جو فنا ہوا
"اُس کی خدائی ہوگئی اور وہ خدا کا ہوگیا"



"گردشِ دور یابنی ویران دل کو کر گئی"
یورشِ کرب و ابتلا حیران دل کو کر گئی
شاہِ مدینہ لیں خبر اب مجھ پہ وقت سخت ہے
"تاب نہ مجھ میں اب رہی دل میرا لخت لخت ہے"



"اختر خستہ طیبہ کو سب چلے تم بھی اب چلو!"
راہِ طیبہ کی طرف چلتے ہوئے پھولو پھلو!
کیف میں جھومتے رہو اوج پہ پہنچا بخت ہے
"جذب سے دل کے کام لو اُٹھو کہ وقتِ رفت ہے"

"ترس کھاؤ مری تشنہ لبی پر"
رحم فرماؤ مجھ پر شاہِ کوثر
یہ بندہ طالبِ لطف و کرم ہے
"مری پیاس اور اک جام! کم ہے"



"خلائق پر ہوئی روشن ازل سے یہ حقیقت ہے"
تمہاری ذات ہی تو باعثِ ایجادِ خلقت ہے
تمہارے دم قدم سے ہی بہارِ باغِ جنت ہے
"دو عالم پر تمہاری سلطنت ہے بادشاہت ہے"



"تاروں کی انجمن میں یہ بات ہو رہی ہے"
نجم و قمر کے لب پر جاری یہ ہر گھڑی ہے
طیبہ کے ذرّے ذرّے سے ہر سمت روشنی ہے
"مرکز تجلیوں کا خاکِ درِ نبی ہے"



"یکتا ہیں جس طرح وہ ہے اُن کا غم بھی یکتا"
ہے بالیقیں سبب یہ تسکینِ روح و دل کا
جس کو مِلا یہ لوگو! قسمت کا وہ دھنی ہے
"خوش ہوں کہ مجھ کو دولتِ انمول مِل گئی ہے"

''ریت آقا کی چھوڑ دی ہم نے''
ہم کو گھیرا اسی لیے غم نے
دور اِس سے تو تاجِ شاہی ہے
''اپنی مہمان اب تباہی ہے''



''ساقیٔ کوثر دہائی آپ کی''
فوجِ غم چھائی دہائی آپ کی
سوئے ما چشم عنایت کیجیے
''سوختہ جانوں پہ رحمت کیجیے''



''کیجیۓ اپنا محض اپنا مجھے''
ہو منور دل تمہارے عشق سے
دور دنیا کی محبت کیجیے
''قطع میری سب سے نسبت کیجیے''



''جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں''
وہ بن مانگے گدا کو نعمتِ عظمیٰ عطا کردیں
شہِ کوثر غم و آلام کو دل سے فنا کردیں
''نبی مختارِ کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں''

"گوش بر آواز ہوں قدسی بھی اُس کے گیت پر"
چوم لیں اُس کی زباں کو وجد میں وہ جھوم کر
اُن کی عظمت کے ترانے جب سنائے خیر سے
"باغِ طیبہ میں جب اخترؔ گنگنائے خیر سے"

☆

"مفتی اعظم یکے از مردمانِ مصطفیٰ"
ہیں وہی سالارِ عالی ، عاشقانِ مصطفیٰ
اُن سے جو پھر جائے اُس کی زندگی اچھی نہیں
"اس رضائے مصطفیٰ سے دشمنی اچھی نہیں"

☆